جلد ۴۳/۸ | ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۷۳ھ - ۱۸ ظہور ۱۳۳۳ھش - ۱۸ اگست ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۲۹

انگلستان کے خلاف آخری ٹیسٹ میچ میں پاکستانی ٹیم نے مخالف ٹیم کو ۲۴ رنوں سے ہرا دیا

پاکستانی ٹیم کو اسکی کامیابی پر مبارکباد کے سینکڑوں تار بھیجے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۷ اگست۔ آج اوول میں انگلستان کے خلاف چوتھے اور آخری ٹیسٹ میچ میں پاکستانی ٹیم نے جوش و خروش کے مناظر میں انگلستان کی ٹیم کو ۲۴ رنوں سے ہرا دیا۔ انگلستان کی ٹیم نے اپنی دوسری اننگ میں ۱۴۳ رن بنائے۔ اس سے پہلے پاکستان نے اپنی پہلی اننگ میں ایک سو تینتیس اور انگلستان نے ایک سو تیس رن بنائے تھے۔ اور دوسری اننگ میں پاکستان نے ۱۶۴ رن بنائے تھے۔ کل کھیل ختم ہونے تک انگلستان نے ایک سو چھبیس رن بنائے تھے۔ اور اس کے چھ کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔ آج جب کھیل شروع ہوا۔ تو انگلستان کی ٹیم کو جیتنے کی بڑی امیدیں تھیں۔ اسے جیتنے کے لئے ۴۲ رن بنانے تھے۔ اور اس کے چار کھلاڑی باقی تھے۔ آج موسم بھی خوشگوار تھا۔ اور مطلع صاف ہونے کی وجہ سے دھوپ بھی نکلی ہوئی تھی۔ لیکن پاکستانی کھلاڑیوں نے انگلستان کی ٹیم کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ ابھی انگلستان کے کھلاڑی سولہ رن بنانے پائے تھے۔ کہ ان کے چاروں کھلاڑی آؤٹ ہو گئے۔ تین فاضل رن بنا کر انہوں نے کل انیس رن بنائے۔ اس میچ کی فتح کا سہرا فضل محمود کے سر ہے۔ جنہوں نے چھیالیس رنوں میں چھ کھلاڑی آؤٹ کئے۔

پاکستان نے انگلستان کے خلاف چار میچ کھیلے۔ پہلا میچ ہار جیت کے بغیر ختم ہو گیا۔ دوسرے میچ میں انگلستان جیت گیا۔ تیسرا میچ پورا نہیں ہوا۔ اور چوتھا پاکستان نے جیت لیا۔ پاکستانی ٹیم کو اس کامیابی پر مبارکباد کے سینکڑوں پیغامات بھیجے جا رہے ہیں۔ مدیر اعظم مسٹر محمد علی نے جو پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے صدر بھی ہیں۔ اپنے پیغام میں کہا ہے۔ کہ ہم اس کامیابی پر بہت خوش ہیں۔ اور تم پر فخر کرتے ہیں۔ قوم کے نام ایک پیغام میں مسٹر محمد علی نے کہا ہے۔ کہ ہم نے پاکستانی ٹیم کی فتح کی خبر بڑی مسرت اور فخر کے ساتھ سنی۔ پاکستانی کھلاڑیوں نے نہ صرف اپنے ناموں کو بلند کر دیا ہے۔ بلکہ پاکستان کے نام کو بھی سر بلند کر دیا ہے۔ ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب انگلستان اور امریکہ جانے کے لئے کراچی روانہ ہو گئے

حکومت پنجاب کے اعلیٰ افسران اور مقامی جماعت کے بہت سے احباب نے ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر آپکو الوداع کہا

لاہور ۱۷ اگست۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (سی ایس پی) فنانشل سیکرٹری حکومت پنجاب انگلستان اور امریکہ کے سرکاری دورے پر جانے کے لئے اپنی اہلیہ صاحبہ کے ہمراہ آج صبح پاکستان میل کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ لاہور ریلوے سٹیشن پر حکومت کے افسران اعلیٰ اور جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے احباب نے آپ کو الوداع کہا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم مولوی عبدالمنان قان صاحب نے دعا کرائی۔ اور اس طرح بزرگوں دوستوں اور احباب کے مجمع کثیر نے آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ الوداع کہنے والوں میں مسٹر آئی یو خاں فنانشل کمشنر پنجاب۔ مسٹر غیاث الدین احمد ہوم سیکرٹری۔ مسٹر ریاض الدین قائمقام فنانس سیکرٹری۔ مسٹر محمد مسعود ڈپٹی سیکرٹری محکمہ زراعت۔ مسٹر ایم۔ اے۔ ہ۔ درانی ڈپٹی سیکرٹری (فنانس) قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور اور عبدالمجید صاحب عارف اکاؤنٹس آفیسر محکمہ خوراک

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

امریکی مشن نے مشرقی بنگال میں امدادی کام شروع کر دیا

ڈھاکہ ۱۷ اگست۔ امریکہ کے طبی مشن نے پاکستان کی بری فوج کے میڈیکل کور کی مدد سے ڈھاکہ اور نرائن گنج میں امدادی کام شروع کر دیا ہے۔ آج امریکہ کے چار اور ہوائی جہاز طبی سامان اور ڈاکٹر لے کر ڈھاکہ پہنچ گئے۔ اب تک کل آٹھ ہوائی جہاز طبی سامان لے کر پہنچ چکے ہیں۔

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۵۲ء

پنڈت نہرو کا ادعا

بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے یوم آزادی پر لال قلعہ میں جو تقریر فرمائی ہے۔ اس میں پاکستان کے ساتھ خوشگوار اور برادرانہ تعلقات رکھنے کا بھی ادعا کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"ہمارے پاکستانی بھائی ہم سے ناراض ہیں۔ ہمارے درمیان کئی تنازعات موجود ہیں۔ مگر ہماری یہ مطلق خواہش نہیں ہے۔ کہ ہم کسی جھگڑے کی بناء پر جنگ کریں ہم اپنے ہمسایہ ملک سے گہرے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اس امر کا احساس ہے کہ ہم دونوں ملک باہمی تعاون سے ترقی کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہندوستان کو کسی خوف کی بناء پر اپنے موقف سے دستبردار ہو جانا چاہیئے"

جہاں تک شروع کے الفاظ کا تعلق ہے۔ واقعی یہ الفاظ دونوں ملکوں کی بہبودی کے پیش نظر نہائت خوبصورت اور دلاویز الفاظ ہیں اور ہر بھارتی اور پاکستانی کو انہیں سنکر ضرور خوش ہونا چاہیئے۔ ہمیں یقین ہے کہ بھارت کے عوام اور پاکستان کے عوام دل سے یہی چاہتے ہیں۔ اور دونوں ہمسایہ ممالک میں جو تنازعات اور تلخیاں سیاسی سطح پر موجود ہیں۔ ان کو قطعاً پسند نہیں کرتے۔ سوائے ان شریر لوگوں کے جن کا کام ہی تعصب اور فرقہ وارانہ تنازعات کو ہوا دینا ہے۔

ہمیں پنڈت جی کی اس خواہش کا بڑا پاس ہے مگر افسوس ہے کہ گذشتہ سات سالہ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ آپ کی یہ خواہش نئی نہیں ہے۔ بلکہ بہت پرانی ہے۔ جو آج تک پوری نہیں ہوئی۔ اور ہمیں ڈر ہے کہ شائد ابھی ایک عرصہ تک یہ پوری نہ ہو سکے گی۔

اس کی وجہ پنڈت جی کی اسی تقریر کے آخری حصہ میں ملتی ہے۔ جہاں آپ نے فرمایا ہے کہ "ہندوستان کسی خوف کی بنا پر اپنے موقف سے دستبردار نہیں ہو سکتا" بھارت پاکستان کی نسبت ایک بہت بڑا ملک ہے۔ جس کے ذرائع و وسائل پاکستان سے بہت زیادہ ہیں۔ ایسی صورت میں اسے پاکستان سے کیا خوف ہو سکتا ہے؟ بے شک تاریخ میں ایسے واقعات موجود ہیں کہ بعض دفعہ ایسے حالات ہو گئے ہیں کہ ایک کمزور نے اپنے سے بہت بڑے طاقتور کو مجبور کر دیا ہے۔ مگر ایسے واقعات شاذ ونادر کا حکم رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ تو کہنا مشکل ہے کہ پنڈت جی کے دل میں کبھی یہ خیال آیا ہو۔ مثلاً جیسے حیدرآباد کے معاملہ میں بھارت سے ہوا تھا۔ اس لئے انہیں پاکستان سے خوف محسوس ہوتا ہو۔ ایسا تو خیال نہیں ورنہ ظاہر ہے کہ پاکستان بھارت سے صرف عدل کا خواہشمند ہے۔

اس میں البتہ ایک امکان قابل غور ہے اور وہ یہ ہے کہ پنڈت جی کسی خوف کی وجہ سے نہ سہی مگر عدل وانصاف یا کسی اور وجہ سے اپنے موقف سے دستبردار ہونے سے انکاری نہیں۔ مثلاً اگر آپ پر یہ واضح ہو جائے کہ ان تنازعات میں جو دونوں ملکوں کے درمیان ہیں بھارت کا موقف عدل وانصاف کے منافی ہے۔ تو پنڈت جی چونکہ دل سے چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کے ساتھ بھارت کے تعلقات گہرے دوستانہ ہونے چاہئیں۔ اور چونکہ انہیں اس امر کا بڑا احساس ہے کہ دونوں ملک باہمی تعاون سے ہی ترقی کر سکتے ہیں۔ تو وہ اپنے موقف سے دستبردار ہونے کے لئے بھی تیار ہو سکتے ہیں۔ خاصکر اس لئے کہ پنڈت جی کو یہ بھی محسوس ہو رہا ہے۔ کہ پاکستانی بھائی ان سے ناراض ہیں۔ جیسا کہ پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے اپنی تقریر میں بغیر دکھ کھائے پاکستانی بھائیوں کی ناراضی اور اس کی وجوہات کا کچھ تذکرہ بھی کیا ہے۔ اگرچہ ان کے خیال میں بھی یہ بات نہیں کہ مزید یہ ناراضی کبھی جنگ پر منتج ہوگی۔ اس لئے پنڈت جی کا یہ کہنا درست ہے۔ کہ وہ کسی خوف سے اپنے موقف سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ البتہ ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ ملک اور بھائی سے گہرے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے عدل وانصاف ہی نہیں بلکہ قربانی کی حد تک اپنے موقف سے دستبردار ہونے کے لئے آمادہ ہیں کاش انکی خواہش پوری ہو۔

مذہب کی آڑ میں شرانگیزی

مندرجہ ذیل ادارتی نوٹ ہم معاصر نوائے وقت سے بلاتبصرہ درج کرتے ہیں۔

مصر کی جماعت اخوان المسلمون کے قائد جناب حسن الحضیبی نے اپنے پیروؤں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ چپ رہیں۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ہمارا ملک ایسے دور میں سے گزر رہا ہے کہ زیادہ نکتہ چینی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور زیادہ باتیں نہیں کرنی چاہئیں:

جناب حسن الحضیبی کا یہ مشورہ ہر لحاظ سے عاقبت اندیشانہ ہے۔ مصر "جس دور میں سے گزر رہا ہے" اگر اس دور میں ان کے پیروؤں نے جو زبان کے استعمال کے بارے میں غیر محتاط ہیں احتیاط سے کام نہ لیا۔ اور چپ نہ رہے تو جماعت خلاف قانون قرار دی جائیگی اور جناب حسن الحضیبی پھر جیل بھیجدیئے جائیں گے کیونکہ مصر کی موجودہ حکومت کا موقف۔ یہ ہے کہ "ہم مذہب کی آڑ میں کسی کو شرانگیزی کی اجازت نہیں دیں گے"

ذکرِ حبیبؑ سے

تیرے نصیب تُو نے سُنی آسماں کی بات
یعنی مسیحؑ و مہدیؑ آخر زماں کی بات

آ ہم سے آ کے صحبتِ ماضی کا ذکر کر
یا دِلِ بخیر چھیڑ کوئی قادیاں کی بات

جو بات تُو نے اس کی سُنی ہے سنا ہمیں
دیکھا تری نظر نے جو ہر اس نشاں کی بات

کیسے تھے آسماں و زمیں اُن دنوں بتا
آ اُس زمیں کی بات کر اُس آسماں کی بات

ذکرِ حبیبؑ کر ذرا دل کو سکوں ملے۔
تالیفِ قلب کی کوئی آرامِ جاں کی بات

جو بات اس نے کی تھی وہی عرش پر ہوئی
دیکھے کوئی تو پہنچی کہاں پر کہاں کی بات

ناہیدؔ کے لئے دمِ عیسےٰ سے کم نہیں
اُس مہرباں کی بات اُس جانِ جہاں کی بات

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ "وصال الٰہی اور خدمت دین کی جدوجہد میں جو تھک گیا وہ تباہ ہو گیا" (خطبہ جمعہ ۱۹۳۷ء) السابقون الاولون کی فہرست اول میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والو! آپ کی ۱۹ سالہ فہرست کا اکثر حصہ بن چکا ہے۔ اور جن کے ۱۹ سال پورے اشاعت اسلام میں ادا ہیں۔ ان کے نام لکھے جا رہے ہیں۔ اگر کسی کے نام پر کوئی تھوڑا بہت بقایا ہو۔ تو وہ جلد تر ادا کر دیں۔ تا ان کا نام بقایا کی وجہ سے باوجود ایک طویل عرصہ جدوجہد کے فہرست سے نکل نہ جائے۔ نیز دفتر سے تصدیق کرالیں کہ آپ کا نام فہرست میں لکھا گیا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے بڑی مدت کے بعد محض اپنے فضل سے مورخہ ۹ اگست کو مجھے **پہلا** فرزند عطا فرمایا ہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک خوش قسمت اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

مرزا محمد احمد (ناظم خدمت خلق) محلہ پیر نگار بھی دروازہ

خطبہ جمعہ

خدا نے اس وقت تمہیں ثواب کا بہت بڑا موقعہ دیا ہے تم ذرا سی محنت اور توجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہو

امانت کا طریق اختیار کرو۔ تبلیغ اور تعلیم کی طرف توجہ دو۔ اور صفائی کو اپنا شعار بناؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ر اگست ۱۹۵۴ء بمقام محمد آباد سندھ

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

چونکہ یہاں کی زمینوں میں سے ناصر آباد ایک طرف ہے اور محمد آباد دوسری طرف اس لئے ہر سال ہی

میری خواہش ہوتی ہے

کہ میں ایک جمعہ محمد آباد میں پڑھاؤں۔ اب کے بھی میں نے اسی غرض کے لئے پروگرام تجویز کیا تھا۔ اور میری خواہش تھی۔ کہ میں جمعہ کے بعد بھی یہاں ڈیڑھ دن اور ٹھہروں۔ لیکن یہاں آنے کے بعد یا تو موسم بدل گیا۔ یا یہاں کا موسم ہی ایسا ہے کہ اس کی وجہ سے طبیعت سخت خراب ہو گئی۔ اور زخم کے مقام پر جو درد ہوا کرتا تھا۔ اور جس میں کراچی کی ٹھنڈک کی وجہ سے کمی آگئی تھی۔ اور ناصر آباد اور محمود آباد میں بھی کمی رہی۔ وہ تکلیف تیز ہو کر زخم میں پھر درد شروع ہو گیا۔ اور مجھے اپنا پروگرام بدلنا پڑا۔ ہمارا ارادہ تو جمعرات کو ہی واپس جانے کا تھا۔ مگر چونکہ جمعرات کے دن ناصر آباد میں اطلاع نہیں بھجوائی جا سکتی تھی۔ اور پھر جمعہ آرہا تھا۔ اور میری خواہش تھی۔ کہ میں ایک جمعہ یہاں ضرور پڑھاؤں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ جمعہ کے بعد یہاں سے روانگی ہو۔ گو اس وجہ سے کہ یہ جمعہ جلدی پڑھایا جا رہا ہے۔ بعض لوگ جو گاڑی میں یہاں آرہے ہوں گے رہ جائیں گے۔ مگر ان کی نیت کا ثواب ان کو مل جائے گا۔ میں نے اس سفر میں

یہ محسوس کیا ہے

کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک حد تک یہاں جماعتیں زیادہ ہو چکی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے انجمن کی سٹیٹوں میں کام بھی پہلے سے بہتر ہے۔ میں نے پچھلے سال بھی احمد آباد میں ذکر کیا تھا کہ ہمیشہ میری ذاتی آمدن فی ایکڑ انجمن کی زمینوں سے زیادہ رہی ہے۔ اور میں ہمیشہ دل میں محسوس کرتا تھا کہ جو لوگ حالات سے ناواقف ہیں۔ اور یہ جانتے نہیں کہ سب اسٹیٹوں کا اکٹھا انتظام ہے۔ وہ یہ خیال کرینگے کہ میں اپنی زمینوں کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہوں۔ اور میں خواہش کیا کرتا تھا کہ انجمن کی زمینوں کی آمد زیادہ ہو۔ چنانچہ اس سال دونوں کی آمد میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ یعنے ان زمینوں کی آمد پہلی نسبت سے ڈیڑھ گنے ہو گئی ہے۔ اور میری زمینوں کی آمد نصف سے کم پر آگئی ہے۔ گویا حسابی طور پر یہاں کی زمینوں کی آمد اب میری فی ایکڑ آمد سے تین چار گنے بڑھ گئی ہے۔ اور یہ اس بات کی

ایک خوشکن علامت

ہے کہ اب ان سٹیٹوں نے ترقی کی طرف قدم بڑھانا شروع کر دیا ہے۔ اور اگر چند سال یہی کیفیت رہی۔ تو امید ہے کہ اس آمدن میں اور بھی ترقی ہو جائے گی۔ پنجاب میں اگر اچھی زمین ٹھیکہ پر دی جائے۔ تو عموماً سو روپیہ فی ایکڑ مل جاتا ہے۔ یعنے پچیس سو روپیہ پر ایک مربع ٹھیکہ پر چڑھتا ہے۔ بچہ باجوہ صاحب جو وکیل الزراعت ہیں۔ ان کے بعض مربعے تیس تیس سو پر بھی ٹھیکے پر چڑھے ہیں۔ اگر فی مربع پچیس سو ہی سمجھا جائے۔ تو اس لحاظ سے تحریک کی زمینوں کی آمد دس لاکھ روپیہ سالانہ ہونی چاہیئے۔ مگر چند سال

پہلے یہ حالت تھی

کہ اگر ہمیں تیس ہزار روپیہ بھی مل جاتا۔ تو ہم بڑا فخر کیا کرتے تھے۔ جاپان اور امریکہ وغیرہ ممالک میں زمینوں کی جو آمدن ہے۔ وہ تو ہمارے وہم اور گمان میں بھی نہیں آسکتی۔ لیکن ربوہ کے قریب چنیوٹ میں بھی چار پانچ ہزار پر مربع چڑھ جاتا ہے۔ اور چونکہ تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے یہاں

پانچ سو سے زائد مربعے

ہیں۔ اس لحاظ سے ہماری پچیس لاکھ کی آمد ہونی چاہیئے۔ اور اگر اس کو مدنظر رکھا جائے کہ لاہور میں گیارہ ۔۔ سے پندرہ ہزار پر مربع چڑھتا ہے۔ تو پھر ہماری ساٹھ لاکھ آمد ہونی چاہیئے۔ جاپان اور امریکہ میں جو آمدنیں ہیں۔ ان کی تو کوئی حد ہی نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ۲ ہزار روپیہ فی ایکڑ آمد پیدا کرنی چاہیئے۔ یعنے پچاس ہزار روپیہ فی مربع۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس ملک میں بھی بعض ایسے مربعے ہیں۔ چنانچہ میرے ایک عزیز نے بتایا کہ میں نے سرکاری ریکارڈ میں ایک مربع دیکھا ہے۔ جو پچپن ہزار روپیہ سالانہ مقاطعہ پر دیا گیا تھا۔ گویا وہی دو ہزار روپیہ فی ایکڑ۔ پس کوئی نہ کوئی مثال تو یہاں بھی مل جاتی ہے۔ مگر یہ کہ

سارے ملک کی پیداوار

اس نسبت پر آجائے۔ یہ ہمارے ملک میں ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ اٹلی وغیرہ میں چار چار پانچ پانچ سو روپیہ فی ایکڑ حاصل کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہاں کی زمینوں کی آمد پچاس لاکھ روپیہ سالانہ تو ضرور ہونی چاہیئے۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہمارا تبلیغی کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے بوجھ بھی ہلکے ہو سکتے ہیں۔ بہر حال یہ ایک خوشکن علامت ہے اس بات کی کہ اگر ہمارے کارکن اسی طرح کام کرتے رہے۔ تو ہماری آمد خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی چلی جائے گی۔ پیچھے تو ہم اتنے مایوس ہو چکے تھے کہ جب مجلس شوریٰ میں یہ بیان کیا گیا کہ ہمیں تحریک کی زمینوں سے ایک لاکھ کی آمد ہوئی ہے۔ تو چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے جھک کر میرے کان میں کہا کہ مجھے اس خبر سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ہمیں ان زمینوں سے ایک لاکھ کی آمد ہوئی ہے۔ میں نے اس وقت

اپنے دل میں کہا

کہ یہ تو ہمارے لئے بڑی شرم کی بات ہے کہ ہمارا چار سو مربع ہو اور ایک لاکھ کی آمد ہو۔ چار سو مربع کے ہوتے ہوئے ایک لاکھ کی آمد کے معنے ہی کوئی نہیں۔ پنجاب میں آجکل کوئی مربع اڑھائی تین سو یا چار سو روپیہ مقاطعہ پر نہیں ملتا۔ بہت ہی بری اور ناکارہ زمین ہو تب بھی سات سات آٹھ آٹھ سو پر ملتی ہے۔ مجھے اپنی قادیان کی زمینوں کے بدلہ میں جو پنجاب میں زمین ملی ہے۔ اس کا ایک مربع جو تین ٹکڑوں میں تقسیم شدہ ہے۔ دو ہزار روپیہ ٹھیکہ پر میں نے دیا ہے۔ اگر ٹکڑوں میں بٹی ہوئی زمین بھی دو ہزار روپیہ پر چڑھ سکتی ہے۔ اور یہی اندازہ ہم اپنی ان زمینوں کے لئے لگا لیں۔ تب بھی

ہماری آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ آمد

ہونی چاہیئے مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہمیں آمد کے متعلق اتنی مایوسی ہو چکی تھی کہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے مجھے کہا کہ مجھے یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ہمیں ایک لاکھ روپیہ آمد ہوئی ہے حالانکہ تیس لاکھ کی جائداد ہے۔ تیس لاکھ کی جائداد پر ایک لاکھ روپیہ نفع کے معنے تین روپیہ سینکڑہ کے ہیں۔ اگر کسی کو سالانہ تین روپے سینکڑہ نفع دیا جائے۔ تو وہ ہزار روپیہ کا سرمایہ کیوں لگائے گا۔ وہ اگر ہزار روپیہ سرمایہ لگاتا ہے۔ تو اسی لئے کہ اسے اڑھائی تین سو روپے ملیں۔

اگر کسی کو صرف تیس روپے سالانہ ملیں۔ تو کیا اڑھائی روپے ماہوار پر اس کی عقل ماری ہوئی ہے۔ کہ وہ ہزار روپیہ سرمایہ لگائے گا۔ وہ اس کی بجائے بیلدار بن جائے گا۔ یا کوئی اور کام شروع کر دیگا۔ مگر ہزار روپیہ کا سرمایہ لگانے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ وہ تبھی ہزار لگاتا ہے۔ جب سمجھتا ہے کہ پچاس ساٹھ ماہوار تو کم سے کم آمد ہوگی۔ اتنا کرایہ دوں گا۔ اور اتنے میں اپنا گذارہ کروں گا۔ تو حقیقتاً ہم

نہایت ہی گری ہوئی حالت

میں جا رہے تھے۔ ایسی گری ہوئی حالت میں کہ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب ایک لاکھ کی آمد سن کر ہی خوش ہو گئے۔ حالانکہ ہم نے دیکھنا یہ نہیں۔ کہ ہمیں آمد کتنی ہوئی۔ بلکہ ہمیں دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ ہمارا خرچ کتنا ہؤا۔ اب تیس لاکھ کی جائیداد ہے۔ اگر دس فی صدی بھی منافع لگایا جائے۔ تب بھی ۶ لاکھ منافع ہونا چاہیئے۔ مگر بہر حال چونکہ یہ ایک نیک قدم اٹھا ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ

محمد آباد میں ایک مڈل سکول

قائم کیا جائے۔ چنانچہ میں نے یہاں کے افسروں سے کہا ہے۔ کہ وہ اس جگہ مڈل سکول قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کنری میں ایک ہوسٹل بنایا جائے۔ جس میں لڑکے رہا کریں۔ اور احمدی استاد ان کی نگرانی کریں۔ اس طرح آہستہ آہستہ تعلیمی لحاظ سے اس علاقہ کے احمدیوں کی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ اگر یہاں ایک اچھا مڈل سکول بن جائے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ بعد میں اسے ترقی دیکر میٹرک تک پہنچا دیا جائے۔ اردگرد کے لڑکے پرائمری پاس کر کے یہیں تعلیم کے لئے آجایا کریں گے اور اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل سے اس سکول کو ترقی ہوتی چلی جائے گی۔

ہوسٹل کے متعلق تجویز

یہی ہے۔ کہ اس میں زمینداروں والا طریق رکھا جائے۔ یعنی باورچی انجمن دیدے۔ اور لڑکے دال آٹا اور سبزی وغیرہ گھر سے لے آیا کریں۔ گویا وہی خرچ جو ایک لڑکے کا اپنے گھر پر ہوتا ہے۔ ہوسٹل میں ہو۔ اور ماں باپ کو کوئی زائد بوجھ برداشت نہ کرنا پڑے۔ اس طرح ہر غریب سے غریب بھی اپنے بچوں کو تعلیم دلا سکے گا۔ اور اسکی اچھی تربیت ہو سکے گی۔

دوسرا حصہ تبلیغ کا ہے

مجھے افسوس ہے۔ کہ یہاں کی جماعتوں کو اس طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ شاید اس میں بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ یہاں ننانوے فی صدی پنجابی ہیں۔ اور ایک پنجابی کے لئے سندھیوں میں تبلیغ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی زبان اور ہے۔ اور اُس کی زبان اور ہے۔ لیکن جب انسان کسی چیز کا ارادہ کرلے۔ تو پھر وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ پنجاب سے مایوس ہو کر اب مولویوں نے اس صوبہ کی طرف توجہ کی ہے۔ اگر یہاں شور ہؤا۔ تو پھر پنجاب والوں کو دلیری ہو جائیگی۔ پچھلی شورش میں سندھ محفوظ رہا تھا۔ لیکن اب برابر خبریں آرہی ہیں۔ کہ سندھ میں فتنہ کو ہوا دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ پس ہمیں پہلے سے ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ گورنمنٹ نے اپنی مصلحتوں کے ماتحت جن کو میں ٹھیک سمجھتا ہوں۔ سرکاری افسروں اور سرکاری ملازمین کو تبلیغ سے روک دیا ہے۔ لیکن اس کا عوام الناس سے کوئی تعلق نہیں۔ پس تمہیں کوئی قانون اپنے بھائی بندوں کو تبلیغ کرنے سے نہیں روک سکتا۔ بشرطیکہ تم امن سے کام لو۔ اور فتنہ کو ہوا نہ دو۔ تمہیں صرف فساد سے روکا جاتا ہے۔ اور

فساد اور تبلیغ

کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص دوسرے کو نیکی کی تلقین کرے۔ اور پھر وہ خود ہی فساد کرنے لگ جائے۔ ہاں اگر دوسرا شخص فساد کرتا ہے۔ تو یہ اسکی اپنی غلطی ہے۔ تبلیغ کرنے والے کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ یہاں ہماری جماعت کے کثرت سے لوگ موجود ہیں۔ مگر پھر بھی وہ تبلیغ نہیں کرتے۔ نصرت آباد اور جھڈو سے چلو۔ اور ناصر آباد تک آؤ تو ایک ہزار کے قریب احمدی مرد مل جائیگا اور عورتیں اور بچے ملا کر چار یا پانچ ہزار تک ان کی تعداد ہوگی۔ یہ اتنی ہی تعداد ہے۔ جتنی ابتدا میں قادیان کی ہؤا کرتی تھی۔ مگر اس وقت قادیان کی تبلیغ سے اردگرد کے کئی گاؤں احمدی ہو گئے تھے۔ صرف

اس بات کی ضرورت ہے

کہ تم اپنے اندر نیکی پیدا کرو۔ اور لوگوں کو نیک نمونہ دکھاؤ۔ اگر تم زیادہ محنت کرتے ہو۔ تو جب لوگ تمہاری فصلوں کے پاس سے گزریں گے۔ تو ہر دیکھنے والا تمہاری اچھی فصل کو دیکھ کر کہے گا۔ کہ احمدی بڑے محنتی ہوتے ہیں۔ پھر جب دوبارہ گذرے گا۔ تو تم کہو گے۔ کہ کچھ دیر کے لئے ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔ گرمی کا موسم ہے۔ کچھ پانی وغیرہ پی لو۔ اس سے وہ اور زیادہ متاثر ہوگا۔ اور کہے گا۔ کہ احمدی تو فرشتے ہوتے ہیں۔ پھر کسی دن اگر اس کا تمہارے ساتھ معاملہ پڑے گا۔ یا تمہارے پاس وہ کوئی امانت رکھ جائے گا۔ یا تم سے سودا خریدے گا۔ اور تم اسے اچھا سودا دوگے۔ یا امانت میں خیانت سے کام نہیں لوگے۔ تو پھر تو وہ اتنا متاثر ہوگا۔ کہ جس کی حد ہی کوئی نہیں۔

جب ہم قادیان سے نکلے ہیں

تو اس وقت انجمن کا بہت سا روپیہ اُدھر رہ گیا تھا۔ اور اِدھر آمد اتنی کم ہو گئی کہ یا تو یہ حالت تھی۔ کہ روزانہ چار چار پانچ پانچ ہزار روپیہ آتا تھا۔ اور یا لاہور میں ڈیڑھ دو روپیہ روزانہ تک آمد آگئی۔ اس وقت پہلا قدم میں نے یہ اٹھایا۔ کہ میں نے کہا۔ ہم سب قیمتاً لنگر سے کھانا کھائیں گے۔ مگر کھائیں گے وہی ایک ایک روٹی جو سب لوگوں کے لئے تقسیم ہوتی ہے۔ چنانچہ تین چار مہینے تک ہم ایسا ہی کرتے رہے۔ سب کے لئے ایک ایک روٹی اور لنگر کا سالن آتا رہا۔ نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ جب لوگوں نے دیکھا۔ کہ یہ اپنے پاس سے خرچ کر کے بھی ہمارے جیسا کھاتے ہیں۔ تو ان کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور ان کی ہمتیں بلند ہو گئیں۔ بے شک کچھ لوگ گر بھی گئے۔ مگر اکثریت ایسی ہی تھی۔ جو پھر

ایک نئے عزم کے ساتھ

کام کرنے کے قابل ہو گئی۔ پھر امانتوں کے متعلق میں نے حکم دیا۔ کہ چاہے سارا خزانہ ختم ہو جائے۔ جو لوگ اپنی امانتیں مانگنے آئیں۔ ان کو امانتیں دیتے چلے جاؤ۔ اس وقت انجمن کا آٹھ دس لاکھ روپیہ اُدھر رہ گیا تھا۔ میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے ڈالا۔ کہ اس روپیہ کو جلدی نکلواؤ۔ ورنہ یہ ضبط ہو جائے گا چنانچہ میں نے انجمن والوں سے کہا۔ کہ وہ جلدی روپیہ نکلوائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل یہ ہؤا۔ کہ ہماری بڑی رقم ایک انگریزی بنک میں تھی۔ اس نے فوراً وہ روپیہ اِدھر بینک میں منتقل کر دیا۔ مگر پھر بھی کئی لاکھ اُدھر ضائع ہو گیا۔ اس وقت افسروں کے پاس لوگ اپنی امانتیں مانگنے آتے۔ تو وہ کہتے۔ کہ کچھ ٹھیرو۔ ہم انتظام کر دیں گے۔ مجھے معلوم ہؤا۔ تو میں نے کہا۔ کہ کسی کی امانت نہ روکو۔ اگر کوئی لاکھ مانگے۔ تو اسے لاکھ دے دو۔ پچاس ہزار مانگے تو پچاس ہزار دیدو۔

نتیجہ یہ ہؤا

کہ دو تین مہینوں میں سترہ لاکھ روپیہ نکل گیا۔ ہمارے پاس کل رقم ۲۱ لاکھ کے قریب تھی۔ مگر سترہ لاکھ نکل جانے کے باوجود امانتوں کا چودہ پندرہ لاکھ پھر بھی ہمارے پاس جمع رہا۔ اس لئے کہ جو شخص ایک لاکھ روپیہ نکال کرلے جاتا۔ وہ اپنے دل میں سوچتا۔ کہ میں نے تو یہ روپیہ اس لیے نکلوایا تھا۔ کہ میں سمجھتا تھا۔ انجمن روپیہ کھا جائے گی۔ مگر اس نے تو مجھے سارا روپیہ واپس دے دیا ہے۔ اب اتنی بڑی رقم کو میں اپنے پاس کہاں سنبھالتا پھروں۔ چنانچہ بیس ہزار وہ اپنے پاس رکھتا۔ اور اسی ہزار دوسرے دن پھر ہمارے پاس جمع کرا جاتا۔ اس طرح بظاہر ہمارے خزانہ سے سترہ لاکھ نکلا۔ مگر چودہ پندرہ لاکھ پھر ہمارے پاس واپس آگیا۔ میں نے اس چیز کی بڑی سختی سے نگرانی کی۔ اور

میں نے انجمن والوں سے کہا

کہ تم نے کسی سے نہیں کہنا۔ کہ ہم لُٹ گئے۔ بلکہ جو شخص روپیہ لینے کے لئے آئے۔ اسے فوراً روپیہ دے دو۔ نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ جب وہ دوبارہ امانت رکھتے تھے۔ تو اس تسلی اور اطمینان کے ساتھ رکھتے تھے۔ کہ ہمارا روپیہ محفوظ ہے۔ ان دنوں چونکہ عام طور پر لوگوں کو شکوہ تھا۔ کہ ہم نے فلاں کے پاس روپیہ رکھا۔ اور وہ کھا گیا۔ فلاں کے پاس امانت رکھی۔ اور اس نے واپس نہ کی۔ اس لئے ڈر کے مارے لوگ انجمن کے خزانہ سے بھی روپیہ نکلوانے لگ گئے۔ اکیس لاکھ میں سے پہلے چند مہینوں میں سترہ لاکھ روپیہ نکل گیا۔ مگر پھر بھی ہمارے پاس اڑھائی تین سال تک اکیس لاکھ ہی رہا۔ اور

اس کی وجہ یہی تھی

کہ جب لوگوں میں یہ چرچا ہؤا۔ کہ ہم نے فلاں بینک میں روپیہ رکھا تھا۔ وہ کھا گیا۔ فلاں شخص کے پاس امانت رکھی تھی۔ اس نے خیانت کی۔ مگر جو انجمن میں روپیہ رکھا تھا۔ وہ محفوظ رہا۔ تو جو لوگ اپنا روپیہ نکلوا لیتے تھے۔ وہ بھی کچھ روپیہ اپنے پاس رکھ کر باقی روپیہ پھر ہمارے پاس جمع کرا دیتے تھے۔ اور کچھ لوگ نئی امانتیں رکھوا دیتے تھے۔ تو دیانتداری ایسی چیز ہے۔ جو سب سے بڑا خزانہ ہے۔ بڑا ہی بے وقوف وہ ہوتا ہے۔ جس کے پاس دوسو روپیہ رکھا جائے۔ اور وہ دوسو کھانے کی کوشش کرے۔ اگر وہ دوسو کو حفاظت کے ساتھ رکھے۔ تو کل لوگ اسے آٹھ سو دیں گے۔ پرسوں پندرہ سو دیں گے۔ اور اس امانت کے ذریعہ وہ اپنے بھی کئی کام چلا سکے گا۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمارا تو گذارہ ہی امانتوں پر ہے۔ لوگ آتے ہیں۔ اور ہمارے پاس روپیہ رکھ جاتے ہیں۔ ضرورت پر اگر ہمارے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ تو اس امانت میں سے ہم خرچ کر لیتے ہیں۔ پھر جب ہمارے پاس روپیہ آتا ہے۔ تو ہم امانت میں داخل کر دیتے ہیں۔ اس طرح ہمیں بھی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور جن لوگوں نے روپیہ رکھا ہوتا ہے۔ انہیں بھی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ جتنا روپیہ مانگتے ہیں۔ ہم انہیں دے دیتے ہیں۔ آج کل سارے بینک انہی امانتوں پر چل رہے ہیں۔ اور وہ بڑے بڑے کاروبار کر رہے ہیں۔ پس امانت بڑی اہم چیز ہے۔ جو لوگ امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ وہ جتنا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اس سے بہت زیادہ نقصان انہیں پہنچ جاتا ہے۔ فرض کرو۔ تم سیر دینے کی بجائے ایک شخص کو پندرہ چھٹانک سودا دے دیتے ہو۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جب وہ گھر میں جا کر تولتا ہے۔ اور اسے پتہ لگتا ہے۔ کہ تم نے ایک چھٹانک چیز کم دی ہے۔ تو وہ تم سے سودا لینا بند کر دیتا ہے۔ اب تمہیں فائدہ صرف ایک چھٹانک کا ہؤا۔ مگر نقصان ہزار چھٹانک کا ہو گیا۔

تو دیانتداری بڑی دولت ہے۔ جب غدر ہؤا تو

حکیم محمود خاں

جو ہمارے رشتہ داروں میں سے تھے۔ امانت میں بڑے مشہور تھے۔ اور دلی کے لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ ان کے پاس رکھا ہؤا روپیہ ایسا ہی ہے۔ جیسے بنک میں روپیہ رکھا ہو۔ غدر کے دنوں میں ان کے گھر کو یہ حفاظت میسر آگئی۔ کہ حکیم محمود خاں مہاراجہ پٹیالہ کے بھی طبیب تھے۔ اور مہاراجہ پٹیالہ اس وقت انگریزوں سے مل گیا تھا۔ جب دلی فتح ہوئی۔ تو پٹیالہ کے مہاراجہ نے ایک دستہ فوج کو حکیم صاحب کے مکان پر پہرہ کے لئے مقرر کردیا۔ اس وقت لوگ بھاگتے ہوئے آتے۔ اور اپنی گٹھڑیاں ان کی ڈیوڑھی میں پھینک کر چلے جاتے نہ کوئی لکھت تھی۔ نہ پڑھت تھی۔ بس اپنے اپنے سامان پھینکتے اور چلے جاتے۔ مگر ان کی دیانت کا یہ حال تھا۔ کہ آٹھ آٹھ دس دس سال کے بعد بھی لوگ آئے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ یہ تمہاری گٹھڑیاں پڑی ہیں۔ ان کو سنبھال لو۔ اس کا اثر یہ ہے۔ کہ اب تک بھی باوجود اس کے کہ وہ خاندان ٹوٹ چکا ہے۔ سارا دلی ذرا سی بات پر ان پر جان دینے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔ تو امانت کا طریقہ اختیار کرو۔ اور

تبلیغ اور تعلیم

کی طرف توجہ کرو۔ اور صفائی کو اپنا شعار بناؤ۔ میں بیمار اسی وجہ سے ہؤا۔ کہ جس گھر میں مجھے ٹھیرایا گیا۔ وہ اس قدر گندا تھا۔ کہ چیونٹیوں سے بھرا ہؤا تھا۔ رات کو بھی چھت سے چیونٹیاں گرتیں۔ اور بچے چیخیں مارنے لگ جاتے۔ معلوم نہیں انہوں نے مکان اتنا گندا کیوں رکھا۔ میں نے کسی جگہ پر ایسا گند نہیں دیکھا۔ جیسا یہاں دیکھنے میں آیا ہے۔ پس اپنے اندر صفائی کی عادت بھی پیدا کرو۔ ایک چیز ایسی ہے۔ جو صرف خدا کو نظر آتی ہے۔ مگر ایک چیز ایسی ہے۔ جو بندے بھی دیکھتے ہیں۔ اگر تمہارا دل صاف ہے۔ تو لوگوں کو اس سے کوئی غرض نہیں۔ وہ تمہارا جسم دیکھتے ہیں۔ اگر تمہارا جسم گندا ہے۔ اور دل صاف ہے۔ تو بے شک جب تم مرجاؤ گے۔ خدا تعالیٰ تمہیں اچھی جزا دے گا۔ لیکن دنیا میں لوگ تمہیں گندا ہی سمجھتے رہیں گے۔ اور تمہارے پاس بیٹھنے سے گریز کریں گے۔ پس

ہر پہلو کی طرف توجہ کرو

اور ہر لحاظ سے دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ خدا تعالیٰ نے اس وقت تمہیں ثواب کا بہت بڑا موقع دیا ہے۔ اگر تم چاہو۔ تو تم ذرا سی محنت اور توجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرسکتے ہو۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا اسلام کی طرف توجہ کررہی ہے۔ مگر ہمارے پاس لٹریچر نہیں۔ کتابیں نہیں۔ روپیہ نہیں۔ کہ ان ذرائع سے ہم انہیں اسلام کی تعلیم سے آگاہ کرسکیں۔ لیکن تم ان ضرورتوں کو بڑی آسانی سے پورا کرسکتے ہو۔ کیونکہ تمہاری محنت اور کمائی کے نتیجہ میں ہی روپیہ پیدا ہوگا۔ اور پھر وہی روپیہ

تبلیغ اسلام کے کام

آئے گا۔ اگر تم دیانتداری کے ساتھ محنت کرو۔ تو نہ صرف تمہاری اس محنت کا تمہیں بدلہ ملے گا۔ بلکہ انجمن تمہارے روپیہ سے جو تبلیغ کرے گی۔ اس کے ثواب میں بھی تم حصہ دار ہوگے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص کسی کے مال کو تقسیم کرتا ہے۔ اور دیانتداری اور انصاف سے کرتا ہے۔ اسے صدقہ دینے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ پس بے شک انجمن کو بھی ثواب ہوگا۔ لیکن تمہیں بھی ثواب ہوگا۔ اس لئے بھی کہ تمہارے روپیہ سے انجمن نے تبلیغ کی۔ اور اس لئے بھی کہ تم نے خود تبلیغ اسلام کے لئے چندہ دیا۔ اور اس لئے بھی کہ تم نے اچھی نگرانی کی۔ اور محنت سے کام کیا۔ گویا تمہیں تین ثواب ملیں گے۔ پہلا ثواب انجمن کے ثواب سے ملے گا۔ دوسرا ثواب تمہارے اپنے چندہ کی وجہ سے ملے گا۔ اور تیسرا ثواب تمہیں اس لئے ملے گا۔ کہ تم نے فصلوں پر محنت کی۔ اور اچھی نگرانی کرکے سلسلہ کے مال کو بڑھایا۔ اور کسی کو تین گنا ثواب مل جانا تو ایک لوٹ ہوتی ہے۔ اگر تمہارے پاس ایک سو روپیہ ہو۔ جو اگلے سال تین سو ہو جائے۔ اس سے اگلے سال نو سو ہو جائے۔ اس سے اگلے سال ستائیس سو ہو جائے۔ اس سے اگلے سال اکاسی سو ہو جائے۔ تو پچاس سال کے اندر ساری دنیا کی دولت تمہارے پاس آجاتی ہے۔ پس

تین گنا ثواب

کوئی معمولی ثواب نہیں۔ یہ ایک لوٹ ہے۔ جس کا کوئی شاہی خزانہ بھی متحمل نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں موقع دیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ ہمیں بھی جتنے سامان میسر آئے۔ ان سے ہم تمہیں فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

خدام الاحمدیہ کا چودھواں سالانہ اجتماع

مورخہ ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار

(۱) مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ منعقد ہوگی۔ جس میں مجلس کی ترقی کے لئے تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

(۲) مجلس مرکزیہ کا آئندہ سال کے آمد و خرچ کا بجٹ پیش کیا جائے گا۔

(۳) خدام کو تین دن رات اپنے مقدس مرکز میں رہ کر اخلاقی اور روحانی تربیت دی جائیگی

(۴) خدام میں تقاریر، مضمون نویسی کی ترغیب کیلئے علمی مقابلے ہوں گے۔

(۵) خدام کی صحتیں برقرار رکھنے کے لئے مختلف قسموں کی ورزشوں کے نمونے دیئے جائیں گے۔ اور ان کے مقابلے کرائے جائیں گے۔

الغرض اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو ملک و قوم کے لئے مفید وجود بننے کی عملی تربیت دی جائیگی۔ جس میں ہر خادم کو شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے۔

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

یومِ استقلالِ پاکستان کے موقعہ پر لائلپور میں جلسہ و دعا

لائلپور ۱۴ اگست: بعد نماز مغرب۔ احمدیہ مسجد فضل لائلپور میں یوم استقلال پاکستان کی تقریب سعید پر ایک جلسہ زیر صدارت مکرم جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور منعقد ہؤا۔ جس میں پہلے خاکسار نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ اور بعد میں صاحب صدر نے۔ تقریروں میں جماعت کے احباب کو اس طرف توجہ دلائی گئی کہ ہمیں وطن کے ساتھ اخلاص۔ محبت۔ اور ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے وطن کی خدمت میں لگے رہنا چاہیئے تاکہ ملک ترقی کرے۔ وطن کے ساتھ محبت اور وطن کے ساتھ اخلاص اور محبت کا اظہار ایمان کی نشانی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ من قال ھلک القوم فھو اھلکھم۔ جو شخص یہ پروپیگنڈا کرتا پھرے۔ کہ ہمارا ملک تباہی اور بربادی کی طرف جارہا ہے وہی دراصل ملک کا دشمن اور ملک برباد کرنے کا متمنی ہوتا ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ اور ایسے دشمنوں سے دوسروں کو بھی بچانا چاہیئے۔ اس کے بعد پاکستان کے استحکام اور ترقی کے لئے دعا کی گئی۔ اور جلسہ برخواست ہؤا۔ (محمد اسمٰعیل دیال گڑھی مبلغ انچارج لائلپور)

دعائے مغفرت

میرے نانا خان محمد عبد العزیز خان صاحب نگرانی بروز جمعرات۔ شام کے پانچ بجے اس دارفانی سے کوچ کرگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور نہایت ہی نیک صالح اور متقی شخص تھے مرحوم کی عمر ایک سو آٹھ سال کے قریب تھی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

(حکیم محمد افضل فاروق احمدی سیکرٹری جماعت احمدیہ اوچ شریف ریاست بہاولپور)

پبلک سروس کمیشن کے امتحان کے لئے سپیشل لیکچرز کا انتظام

پبلک سروس کمیشن کا امتحان برائے جونیئر کلرکس اگست کے آخری ہفتہ میں ہو رہا ہے۔ اس کی تیاری کے لئے "سپیشل لیکچرز" کا انتظام کیا گیا ہے اس لئے تمام ایسے احباب جنہوں نے اس امتحان میں شرکت کرنا ہے۔ وہ خاکسار کو اپنے پورے کوائف مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ تاکہ انہیں وقت اور جگہ سے مطلع کیا جاسکے۔

(خاکسار محمد برکت اسسٹنٹ ناظم تحریک جدید معرفت پیر عبد القدوس صاحب ۵۲ راج گڑھ روڈ لاہور)

مسائل زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کا فرض

عہدہ داران جماعت کے فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی ہے۔ کہ وہ تمام افراد جماعت کو ضروری مسائل زکوٰۃ سے واقف کرتے رہیں۔ تاکہ مسئلوں کی لاعلمی کی وجہ سے جماعت کے کسی فرد سے کسی فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی سرزد نہ ہو۔

جماعت احمدیہ کے افراد خدا تعالیٰ کے فضل سے اس زمانہ میں مالی قربانی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ان کے متعلق یہ تو خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وہ زکوٰۃ جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی میں سستی کر سکتے ہیں لیکن مسائل کی ناواقفیت کی وجہ سے ایسا ہو سکتا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ سب سے پہلے جماعتوں کے امراء صدر اور سیکرٹریان مال خود مسائل کی واقفیت حاصل کر سکیں۔ اس غرض سے نظارت بیت المال نے تمام جماعتوں کو ضروری مسائل زکوٰۃ پر مشتمل ایک رسالہ زکوٰۃ بھجوایا ہوا ہے۔ جس میں باقاعدہ اسناد کے ساتھ مسائل درج کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہ عہدہ داران کا فرض رہ جاتا ہے۔ کہ وہ اس رسالہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ضروری مسائل افراد جماعت کے ذہن نشین کراتے رہیں۔

مجھے یہ احساس ہے۔ کہ ہماری جماعت کے تاجر صاحبان خصوصاً کمپنیوں کے مالک زکوٰۃ کی ادائیگی کے مسائل کا پورا لحاظ نہیں رکھتے۔ بعض کو یہ بھی غلط فہمی ہے۔ کہ زکوٰۃ صرف اسی صورت میں واجب ہوتی ہے۔ جب کہ تجارت میں منافع ہو رہا ہو حالانکہ صحیح مسئلہ یہ ہے۔ کہ منافع کے علاوہ خود راس المال پر خواہ وہ نقدی کی صورت میں ہو یا جنس کی صورت یا دین اور قرض کی صورت میں جس کی واپسی کی امید ہو سال گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

پس تاجروں کو مسائل کا اچھی طرح علم دینا بھی عہدہ داران کے ذمہ ہے۔ لمیٹڈ کمپنیوں میں مختلف حصہ داروں کے مشترک سرمایہ پر جس سے وہ کمپنی چل رہی ہے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً اور اس کی ادائیگی میں کسی حصہ دار کو اعتراض بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسی کمپنیوں کے مالک الا ماشاء اللہ سب مسلمان ہیں۔ جن پر اس فریضہ کی ادائیگی واجب ہے۔

یہ امر ذہن نشین کرانے کے قابل ہے۔ کہ اگر کسی فرد کو کوئی رقم بطور امانت کسی فرد کے پاس یا کسی بنک میں یا کسی اور ادارے میں جمع ہو۔ جب وہ نصاب کی حد تک پہنچے اور ایک سال کا عرصہ اس پر گذر جائے۔ تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

ایک غلطی اس وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ کہ بعض لوگ چندہ جات کو زکوٰۃ کا قائم مقام سمجھ لیتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ زکوٰۃ اپنی جگہ ہے اور دیگر چندے اپنی جگہ ہیں۔

ہم پر مختلف ذمہ داریاں ہیں۔ ان سب کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اسلام ہمیں مختلف عبادتوں کا حکم دیتا ہے۔ نماز کا حکم ہے۔ اور پھر روزہ کا حکم ہے۔ اب کوئی شخص نمازیں تو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا ہے لیکن روزہ اس لئے نہ رکھے کہ جب میں نمازیں پنجگانہ ادا کرتا ہوں پھر مجھے روزہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ یا روزے رکھے۔ لیکن نماز ادا نہ کرے تو ہم ایسے شخص کو غلطی خوردہ سمجھیں گے کیونکہ روزہ اپنی جگہ ہے۔ اور نمازیں اپنی جگہ۔ اور دونوں کی ادائیگی مومنوں پر لازم ہے۔

چونکہ دوسرے چندے زکوٰۃ کے علاوہ مقرر کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ چندے زکوٰۃ کے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔

ایک اور بات دوستوں کے ذہن نشین کرانے کے قابل ہے۔ زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز سلسلہ میں آنی چاہئیں۔ تاکہ امام وقت قرآن مجید کے احکام کے ماتحت اسے خود اپنی نگرانی میں اور اپنے حکم سے مستحقین میں تقسیم کروا سکیں۔

پس عہدہ داران کو ایک دفعہ پھر اس خصوص کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ کہ وہ جماعت کے تمام افراد کو مسائل زکوٰۃ سے واقف کریں۔ اور جن دوستوں کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ان سے وصول کر کے رقوم مرکز سلسلہ میں جلد بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) ایک مخلص نوجوان ماسٹر خلیل احمد صاحب بی۔ اے کا امتحان اس سال دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ماسٹر محمد یحییٰ سیکرٹری جماعت احمدیہ سیدو الہ (شیخوپورہ))

(۲) میرا چھوٹا بھائی عزیزم شریف احمد ۵/۶ کی درمیانی شب کو راولپنڈی سے آتے ہوئے جناب ایکسپریس سے گر کر سخت زخمی ہو گیا۔ اور جہلم سول ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (پیر منیر احمد ہیڈ ڈرین انسپکٹر لالیاں منڈی ضلع جھنگ)

(۳) میں نے لاہور سے پرائیویٹ طور پر مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ہے ۳۲۶ نمبر حاصل کئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو میرے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے (نذیر احمد راجوروی دفتر جماعت احمدیہ لاہور)

(۴) میرے ایک عزیز محمد شریف احمد عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(علی محمد بی احمد اینڈ کو سرگودھا)

وصایا: مندرجہ ذیل وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۹۵۱ میں عبدالمجید ولد حسین بخش پیشہ مزدوری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن کرنڈی ڈاکخانہ خاص ضلع خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ / ۴ / ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائداد نقد /۴۰۰ روپے جو ایک صاحب کو قرضہ دیا ہوا ہے نیز ایک دوکان جلانی کی چھوٹی سی جس کی مالیت /۵۰۰ روپیہ ہے۔ اسکی آمد ماہوار مبلغ /۳۰ روپیہ ہے منقولہ جائداد /۹۰۰ روپیہ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عبدالمجید ولد حسین۔ گواہ شد: عبدالمجید امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ کرنڈی۔ گواہ شد: چوہدری حبیب اللہ

وصیت نمبر ۱۳۹۵۲ میں عبدالمجید ولد الٰہی بخش صاحب قوم مشکن پیشہ مزدوری عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن کرنڈی ڈاکخانہ خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ / ۵ / ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں میری آمد ماہوار بذریعہ مزدوری وغیرہ مبلغ /۳۰ روپیہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عبدالمجید کرنڈی۔ گواہ شد: چوہدری حبیب اللہ سیکرٹری مال۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۹۵۳ میں مستری عبدالعزیز ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب قوم مشکن پیشہ زمیندار عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن کرنڈی ڈاکخانہ خاص ریاست خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ / ۵ / ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد زرعی زمین مشرقی پنجاب میں تھی۔ اس کے معاوضہ میں ابھی تک پاکستان میں مجھے زمین نہیں ملی۔ اس کے علاوہ چوبیس ایکڑ اراضی میرے پاس رہن ہے جس کی آمدنی اندازاً /۴۸۰ روپے ماہوار بننے کی امید ہے۔ اس کے علاوہ /۲۰ روپے ماہوار آمد ایک دوکان سے ہو رہی ہے جو میں نے تقریباً /۱۰۰۰ روپے کے سرمایہ سے ایک احمدی دوست چلا رہے ہیں۔ اس مذکورہ بالا جائداد کے اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے پر اس کے علاوہ بھی جو جائداد میری ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: مستری عبدالعزیز۔ گواہ شد: چوہدری حبیب اللہ سیکرٹری مال کرنڈی

وصیت نمبر ۱۳۹۵۵ میں مسمی محمد یعقوب ولد مولوی عبدالحق صاحب قوم مشکن پیشہ دوکانداری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کرنڈی ڈاکخانہ خاص ریاست خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ / ۵ / ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری ایک دوکان کے علاوہ جائداد نہیں ہے۔ اس کی مالیت اندازاً ایک ہزار پانچصد روپیہ ہے اور آمد /۵۰ روپے ماہوار اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد یعقوب بقلم خود۔ گواہ شد: چوہدری حبیب اللہ سیکرٹری مال کرنڈی۔ گواہ شد: عبدالحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

وصیت نمبر ۱۳۹۵۶ میں مسمی نواب دین ولد تھوپیشہ نوکری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۴۲ء ساکن کرنڈی ڈاکخانہ خاص ریاست خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ / ۵ / ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس وقت مولوی عبدالغنی صاحب نوکے پاس مبلغ /۲۵ روپیہ ماہوار پر ملازم ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: نواب دین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: چوہدری حبیب اللہ سیکرٹری مال۔ گواہ شد: عبدالحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

وصیت نمبر ۱۳۹۵۷ میں شہباز خان ولد چوہدری عنایت اللہ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن پنڈی بھاگو ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ / ۲ / ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ حسب ذیل ہے (۱) اراضی ۱۲ بیگھے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں میری ۱/۱۰ حصہ کی اراضی چار کنال پندرہ مرلے کی بنتی ہے جس کی قیمت کارپرداز انجمن احمدیہ ربوہ نے /۲۰۰ روپے مقرر کی ہے۔ اس کے علاوہ میں کاشتکاری کرتا ہوں جس کی آمد اندازاً چار من پختہ ہے۔ اس کے علاوہ میں نمبردار ہوں۔ جس کا پنچوترہ تقریباً /۴ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں ماہوار آمدنی پر ہے جو اس وقت /۳۶ روپے ماہانہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد: بقلم خود شہباز خان نمبردار موصی پنڈی بھاگو۔ گواہ شد: صوفی علی محمد۔ گواہ شد: عبدالحق موصی سیکرٹری مال پنڈی بھاگو۔ گواہ شد: بشیر احمد قائد خدام الاحمدیہ

وصیت نمبر ۱۳۹۵۹ میں محمد سردار خان ولد چوہدری الٰہ دین قوم گوندل پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ میانی ڈاکخانہ گمٹ ریاست خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ / ۲۹ / ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ (۱) اراضی نہری ۴ ایکڑ گوٹھ محمد سردار خان ریاست خیرپور میرس سندھ میں ہے۔ جس کی قیمت اس وقت مبلغ /۲۰۰ روپیہ فی ایکڑ ہے کل اراضی کی قیمت /۸۰۰ روپیہ منقولہ جائداد مال مویشی جن کی قیمت موجودہ وقت /۶۰۰ روپیہ ہے۔ کل میزان /۱۴۰۰ روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں نیز اس غیر منقولہ جائداد کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: محمد سردار خان بقلم خود۔ گواہ شد: ناصر احمد۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۹۷۶ میں عبدالحمید ولد چوہدری عزیز حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن میانی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ / ۵ / ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد فی الحال کوئی نہیں کیونکہ میرے والدین زندہ ہیں میری آمد /۱۳۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن [illegible]

[illegible] گواہ شد: چوہدری فیروز الدین بقلم خود

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر کا ماہانہ اجلاس!

یکم اگست بروز اتوار صبح ۷ بجے احمدیہ گرلز اسکول کے صحن میں لجنہ اماء اللہ کا ماہانہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد رشیدہ ثروت نے مضمون پڑھا اور محمودہ ثروت اور اقبال بیگم نے حضور کا خطبہ پڑھ کر سنایا۔ نصرت بیگم و امتہ الرشید نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں صدر صاحبہ نے بہنوں کو بہت سی نصائح کیں۔ اور ان سے وعدہ لیا۔ کہ وہ ان پر ضرور عمل کریں گی۔ اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرینگی

آپ نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ کی صحت کے لئے بھی بہنوں سے درخواست کی اور حضرت میاں صاحب کے لئے صدقہ دیا گیا۔

دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی کو ختم کیا گیا۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ)

جماعت احمدیہ کراچی کے تاجروں نے مراکشی عوام کی امداد کیلئے پانچ ہزار روپیہ جمع کر لیا

عید الاضحیہ کے موقعہ پر اہل پاکستان سے مراکشی عوام کی امداد کے لئے مولانا عبد المالک خان کی اپیل

کراچی ۱۷ اگست - ۱۳ اگست کو گاندھی گارڈن میں جناب مولانا عبد المالک خان صاحب کی امامت میں جماعت احمدیہ کراچی کے افراد نے عید الاضحیہ کی نماز ادا کی خطبہ عید الاضحیہ میں مولانا عبد المالک خان صاحب نے تمام مسلمانوں سے باہمی اتحاد اور تعاون کی اپیل کی - عید مبارک حج کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہمارے لئے ضروری ہے - کہ ہم اسلام اور اپنے ملک کی سربلندی و سرفرازی کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں اور باہمی مفاد اور ملت کی اجتماعی بہتری کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہیں - آپ نے اپنے خطبہ میں خاص طور پر مراکش - تیونس اور الجیریا کے مسلمانوں کا بھی ذکر کیا - جو آج محکومی کی زندگی گزار رہے ہیں اور نہایت ناساعد حالت میں اپنی آزادی کی جدوجہد کو چلا رہے ہیں - آپ نے کہا کہ ہمیں ان ممالک کے مسلمان بھائیوں کی ہر قسم کی امداد کے لئے آگے آنا چاہیئے - اس موقعہ پر آپ نے یہ بھی اعلان کیا - کہ جماعت احمدیہ کے تاجر افراد کی انجمن نے مراکشی مسلمانوں کی امداد کے لئے پانچ ہزار سے زائد روپیہ اکٹھا کر لیا ہے اور ان کا ارادہ ہے کہ اس رقم کو بیس ہزار تک پہنچایا جائے - مولانا عبد المالک خان صاحب نے اس کار خیر پر جماعت احمدیہ کے تاجر افراد کی انجمن کی مساعی کو سراہا - اور دوسرے مسلمانوں سے بھی اپیل کی - کہ وہ بھی اپنے مراکشی مظلوم بھائیوں کی مالی اور اخلاقی امداد کر کے ان کی جدوجہد آزادی میں پوری طرح شریک ہوں -

پنجاب میں تقرر اور تبادلے

لاہور ۱۷ اگست : حکومت پنجاب نے درج ذیل تقرر اور تبادلے ۱۳ اگست ۱۹۵۴ء سے کئے ہیں

(۱) جناب ایس منظور الہٰی سی - ایس پی ڈی سی ملتان کمشنر جنرل بحالیات اور سیکرٹری حکومت پنجاب محکمہ بحالیات مقرر کئے گئے ہیں - ان کا تقرر نواحی شہر آباد کرنے کے سلسلے میں جناب ایس - ایس جعفری کی جگہ کیا گیا ہے - جو تعطیل پر ہیں -

(۲) جناب ایس محمد قاسم رضوی سی ایس پی اے سی او حویلی پر جیکٹ ملتان اپنے فرائض کے علاوہ ڈپٹی کمشنر ملتان کا عہدہ بھی سنبھالیں گے - - انہیں جناب ایس منظور الہٰی ۴ کی جگہ مقرر کیا گیا ہے - جن کا تبادلہ ہو چکا ہے -

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا عزم انگلستان و امریکہ (بقیہ صفحہ اول)

کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں - نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے صاحبزادگان کے علاوہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت میں سے قائم مقام ناظر اعلیٰ مکرم مرزا عزیز احمد صاحب مکرم ملک غلام فرید صاحب - مکرم ڈاکٹر محمود اقبال خان صاحب مکرم ضیاء الحق صاحب - اور مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور بھی اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے -

صاحبزادہ صاحب موصوف ۲۲ اگست کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہوں گے احباب منزل مقصود پر بخیریت پہنچنے اور کامیاب و بامراد واپسی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں -

زراعتی انجمن ہائے امداد باہمی کی کارگزاری

لاہور ۱۷ اگست : زراعتی انجمن ہائے امداد باہمی "پنجاب میں زیادہ خوراک پیدا کرو" کی تحریک میں نمایاں حصہ لے رہی ہیں - یہ محکمہ امداد باہمی کی ایک سہ ماہی رپورٹ میں بتایا گیا ہے جو حال ہی میں شائع کی گئی ہے - لائل پور، شیخوپورہ، جھنگ، مظفر گڑھ، منٹگمری اور ڈیرہ غازیخاں کے اضلاع میں کاشتکاری کی انجمنوں نے ۱۵۰۰۰ بوری مصنوعی کھاد اس سہ ماہی کے دوران میں پیداوار بڑھانے کے لئے استعمال کی جو ۳۰ جون کو ختم ہوئی - *

* علاوہ ازیں ان انجمنوں نے اسی سہ ماہی میں ۵۷۰ ایکڑ زمین قابل کاشت بنائی یا بحال کی - دیہاتی ترغیبات کی سہولتوں میں اضافہ کرنے کے لئے صوبے میں ۴۴ نئی ترقیاتی انجمنوں کا اندراج کیا گیا - اور انہیں سنٹرل بنک سے اپنے اراکین کو زراعتی ضروریات کے لئے قرضے دینے کی غرض سے ۱۳۵۱۷۰۰ روپے دیئے گئے - زراعتی ضروریات میں بیل آلات - بیج وغیرہ شامل ہیں - اشتمال اراضی کی انجمنوں نے صرف ضلع گوجرانوالہ میں ۴۰۰۰ ایکڑ سے زیادہ رقبے کا اشتمال کیا -

نابینوں کے لئے سکول

لاہور ۱۷ اگست - نابینوں اور بہری جو ریاست ناتواں بچوں اور بچیوں کے لئے ایک مکمل شعبہ تعلیم کھولا جا رہا ہے - جو بہرے اور گونگے سکول کا ایک جزو ہوگا - موسم گرما کی چھٹیوں کے بعد ۱۵ ستمبر کو یہ کام شروع کرے گا

لاہور کا موسم

لاہور ۱۷ اگست - آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۹۰۴ اور کم سے کم ۱۰۵۳ - کل مطلع عام طور پر صاف رہے گا -